رویّوں سے پاکستان کے شہریوں میں ہم آہنگی پیدا ہوگی اور نعمت احمر کے قتل جیسے واقعات وقوع پذیر نہ ہوں گے۔

تقریب میں شامل افراد میں ریٹائرڈ چیف جسٹس پاکستان جناب انوارالحق اور کارتیاس پاکستا کے ایگزیکٹو سیکرٹری جناب بریش میسی شامل تھے۔ (پندرہ روزہ شاداب۔ لاہور، ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء)

پاکستان ریلوے میں ریفرنڈم اور مسیحی ملازمین کا مطالبہ

کرسچن ریلوے ایمپلائز یونین کے مرکزی عہدیداروں نے اپنے مشترکہ بیان میں وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور پیٹر جان سہوترا اور وفاقی وزیر ریلوے سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ریلوے میں ہونے والے ریفرنڈم میں بھی ریلوے کے مسیحی ملازمین کے لیے جداگانہ ووٹ کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔ کیوں کہ مسیحی پاکستانی ہونے کے ناتے سے ملک میں جداگانہ الیکشن لڑتے ہیں۔ انہوں نے ریلوے کے مسیحی ملازمین سے کہا کہ وہ آئندہ الیکشن میں ووٹ کاسٹ نہ کریں۔ (روزنامہ جنگ لاہور۔ ۵ مارچ ۱۹۹۲ء)

"فار ایسٹ براڈکاسٹنگ ایسوسی ایشن" کا اُردو پروگرام مسلمانوں تک پہنچ رہا ہے

پاکستان میں "فار ایسٹ براڈکاسٹنگ ایسوسی ایشن" کے مرکز تعلقات عامہ کے کارکن جو سیشلز سے نشر ہونے والے اُردو پروگرام کے بارے میں سامعین کے تاثرات اور ردعمل جاننے پر مامور ہیں، ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے پروگرام کے سامعین کے دلوں میں مسیح کے لیے تبدیلی محسوس کی ہے۔

پروگرام "زندگی کے سنگ" کے لیے کام کرنے والے عملے کو مشکل صورت حال کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس ضمن میں عملے نے تین واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ "ایک سامع چار گھنٹے بس کا تھکا دینے والا سفر کر کے مرکز میں یہ بتانے کے لیے آیا کہ پروگرام نے اسے پریشان کیا ہے۔ ایک دوسرا بھیجا ہوا تحفہ واپس کرنے آیا اور اس نے غصّے بھرے لہجے میں بتایا کہ وہ آئندہ کبھی پروگرام نہیں سنے گا۔ ایک اور نوجوان نے کہا کہ اس کے دادا نے اس سلسلے کے پروگرام سننے سے اُسے منع کر دیا ہے۔"

کرسچن ہیرالڈ کی اطلاع کے مطابق "ان مشکل حالات میں عملے نے جس زیرکی سے معاملات کو سنبھالا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ پہلا شخص جو پروگرام کے خلاف احتجاج کی خاطر مقامی رہنماؤں کو اپنا ہم نوا بنانے کے دھمکی دینے آیا تھا۔ اپنی دھمکی پر عمل کیے بغیر چلا گیا۔ دوسرا شخص جو تحفہ واپس کرنے آیا

تھا، اس نے ایک سال بعد سامعین کا ایک کلب منظم کرنے کے لیے از خود رابطہ قائم کیا۔ اور نوجوان ابھی تک پروگرام سن رہا ہے۔"

فجی

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں کی تیار کردہ فلم پر پابندی

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں کی تیار کردہ فلم Crucifixion or Cruci - fiction (تصلیب - حقیقت یا افسانہ؟)، جو غالباً احمد دیدات کی ایک تقریر ہے، جب سووا مسلم کالج کے طلبہ و طالبات کو دکھائی گئی تو اختلاف کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ آخر فجی کے ایک سردار کی شکایت پر جو مسلم کالج کے ایک طالب علم کا والد ہے، وزارتِ تعلیم کے حکام نے فلم پر پابندی عائد کر دی ہے۔

راتو کیلپی لیسیانوی کے خیال میں فلم "عیسائیت کی کھلی مذمت" ہے۔ فجی کے میتھوڈسٹ چرچ نے خصوصی اجلاس بلانے کے بعد اس شکایت کی حمایت کی اور فلم پر پابندی لگوانے کے لیے ملک کے کئی حصوں میں احتجاجی جلوس نکالے کیوں کہ یہ فلم "مسیح کی کھلے بندوں توہین" تھی۔

تاہم فجی کے مسلم رہنماؤں کو اس سے اتفاق نہیں۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ فلم کا مقصد حضرت عیسیٰؑ کو بدنام کرنا یا اُن کی توہین کرنا نہ تھا۔ اُنھوں نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر کی حیثیت سے عزت و احترام حاصل ہے۔ ذرائع ابلاغ کو جاری کیے گئے ایک بیان میں فجی مسلم لیگ نے کہا ہے کہ "اگر کوئی مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو بدنام کرنے کے بارے میں سوچے بھی" تو وہ نہایت سنگین گناہ کا مرتکب ہوگا۔ (منقولہ از ماہنامہ "فوکس" لیسٹر)

ملائیشیا

ملائیشیا کی "کرسچن فیڈریشن" کی طرف سے قانونِ حصولِ اراضی پر نکتہ چینی

ملائیشیا کی کرسچن فیڈریشن نے حصولِ اراضی کے قانون میں ترمیم پر نکتہ چینی کی ہے جس کے تحت حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عوام کے مفاد میں کسی بھی اراضی کو کسی بھی مقصد کے لیے حاصل کر سکتی ہے۔

اپنے ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء کے ایک بیان میں کرسچن فیڈریشن نے کہا کہ اس ترمیم سے آئین میں دیے گئے انفرادی حقِ ملکیت پر زد پڑے گی۔ ترمیم میں کہا گیا ہے کہ کسی فرد یا کارپوریشن کے زیر استعمال اراضی کو حکومت ایسے مقصد کے لیے حاصل کر سکتی ہے جو "بحیثیت مجموعی عوام یا عوام